قرآنِ مجید

ترجمہ: کنزالایمان

تفسیر: نورالعرفان

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا

ناحق کھا جاتے ۱ اور ان میں جو کافر ہوئے ۲ ہم نے ان کیلئے دردناک عذاب تیار

اَلِیْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ

کر رکھا ہے ہاں جو ان میں علم میں پکے ۳ اور ایمان والے ہیں

یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ

وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ۴

الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ

اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع ۲

ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے ۵

اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ

Page-164.bmp

بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ۶ جیسے وحی نوح اور اس کے بعد کے

مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ

پیغمبروں کو بھیجی ۷ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور

اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰى وَ اَیُّوْبَ

اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں ۸ اور عیسیٰ اور ایوب

وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ

اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور

زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ۚ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ

عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے اور

قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ

ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ۹ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً

ا۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام حرام کمائیوں میں سود بد تر ہے۔ اسی لئے رب نے اسے علیحدہ ذکر فرمایا۔ دوسرے یہ کہ سود رشوت' چوری' ناچ گانے کی مزدوری۔ یہ تمام چیزیں پہلی شریعتوں میں بھی حرام تھیں۔ کیونکہ یہ ظلم ہیں اور ظلم ہمیشہ حرام رہا ۲۔ یعنی اپنے کفر پر اڑے رہے اور جو توبہ کر گئے انہیں معافی دے دی گئی۔ ۳۔ راسخ فی العلم وہ عالم ہے جس کا علم اس کے دل میں اتر گیا ہو جیسے مضبوط درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین میں جگہ پکڑ چکی ہوں اس سے مراد خوش عقیدہ اور باعمل علماء ہیں جیسے سیدنا عبداللہ ابن سلام اور ان کے ساتھی جو یہود کے علماء تھے اور حضور علیہ السلام کے صحابی ہوئے ۴۔ خواہ وحی جلی سے جیسے قرآن شریف یا وحی خفی سے جیسے حدیث شریف لہٰذا قرآن و حدیث سب پر ہی ایمان چاہیے۔ ۵۔ خیال رہے کہ پچھلی کتابوں پر ہمارا صرف اجمالی ایمان ہے اور قرآن کریم پر تفصیلی ایمان بھی ہے اور عمل بھی' اسی فرق کی وجہ سے رب تعالیٰ نے اترنے کا الگ الگ ذکر فرمایا ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم باعمل کا ثواب دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ باعمل عالم دوسروں کو بھی نیک بنا دیتا ہے۔ چاہیے کہ عالم کا عمل سنت نبوی کا نمونہ ہو اور اس کی ہر ادا تبلیغ کرے اس سے اشارۃً" یہ بھی معلوم ہوا کہ بے دین۔ یا بے عمل' عالم کا عذاب بھی دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی اور اس کی بدعملی دوسروں کو بھی بدعمل بنا دے گی ۷۔ یہاں تشبیہ صرف وحی بھیجنے میں ہے اگرچہ وحی کی نوعیت میں فرق ہے مثلاً حضرت نوح علیہ السلام پر جہاد کی وحی نہ ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں جو ان کی نبوت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ جیسے آج کل کے بعض کلمہ گو ۸۔ خیال رہے کہ کفار کو تبلیغ فرمانے والے پہلے نبی نوح علیہ السلام ہیں۔ نیز آپ ہی سب سے پہلے شرعی احکام لانے والے ہیں۔ نیز حضرت نوح علیہ السلام پر کتاب الٰہی یکدم نہ آئی۔ یہود مدینہ کہتے تھے کہ چونکہ آپ پر قرآن ایک دم نہ آیا۔ لہٰذا ہم ایمان نہ لائیں گے ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ آئی جس میں فرمایا گیا ان پیغمبروں پر بھی کتب اور صحیفہ ایک دم نہ آئے تھے۔ تم ایمان ان پر لائے ہو ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ ۹۔ بعض علماء نے اس آیت کی بناء پر فرمایا۔ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے اور نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں' ان صاحبوں سے جو خطائیں سرزد ہوئیں۔ وہ عطا نبوت سے پہلے تھیں' دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ وہ سب نبی نہ تھے اور یہاں اسباط سے مراد ان سب کی اولاد ہے۔ کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بعد سارے اسرائیلی نبی آپ ہی کی اولاد میں ہوئے۔ اس صورت میں آئندہ عبارت والاسباط کی تفصیل یا تفسیر ہے ان علماء کے نزدیک نبی نبوت سے پہلے اور بعد میں گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ اس آیت میں ذکر فرمانے کی نفی ہے نہ کہ علم دینے کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے پیغمبروں کا علم دیا گیا۔ ان سب نے معراج کی رات حضور علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی رب فرماتا ہے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ خلاصہ یہ کہ ہم نے بعض پیغمبروں کے تفصیلی حالات قرآن میں بیان فرما دیئے اور بعض کے اب تک بیان نہ فرمائے اس کے معنی یہ نہیں کہ آئندہ بھی بیان نہ کریں گے لہٰذا وہابی اس سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔